السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اقوال الصحابۃ ومذہبھم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اقوال الصحابۃ ومذہبھم

مخالف ہو آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ کے نیز امام ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت کو پڑھنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپؐ نے رسی کا گرانا اللہ کے علم اور قدرت اور سلطا نپر مراد لیا ہے اور اس کا علم اور قدرت اور سلطان ہر مکان میں ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا اس نے اپنی کتاب میں اپنی ذات کی وصف کی ہے اس کو صاحب مشکوۃ اور قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری میں ترمذی سے نقل کیا ہے اور اگر تو ہمارے معاصرین اس نئی بات گھڑنے والوں کے رسائل میں دیکھئے تو ان آیتوں کی تفسیر میں کسی سلف سے ان کا قول منقول نہ ہوگا حالانکہ انہوں نے بہت ورقوں کو سیاہ کیا اور اپنے دعوی کے اثبات میں کوشش بلیغ کی اور بہت ہاتھ پاوں پھیلائے اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا لیکن تب بھی کوئی بات کام کی نہیں لائے جو پیاسے کو سیر کرے یا بیمار کو شفا دے بلکہ سب کی سب راہیں ہیں بیمار اور فکرین ہیں ضعیف جن سے بھوک نہیں جاتی موٹا ہونا تو بہت دور ہے یہ کیوں کر ہو اچھا پھل تو اچھے ہی بیج سے ہوگا پس میں نے چاہا کہ اپنے دینی بھائیوں کے لئے اہل سنت وجماعت کا مذہب ائمہ حدیث وفقہ سے نقل کر کے بیان کروں تاکہ ان کے رسائل کے مزخرفات بھائیوں کو دھوکے میں نہ ڈالیں، بیان صحابہ کے اقوال اور ان کے مذہب

فی ہذا قال ابو بکرن الصدیق رضی اللہ عنہ من کان یعبد محمدا فان محمدا قدمات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ فی السماء حی لایموت رواہ البخاری فی تاریخہ وقال عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ لخولۃ بنت حکیم ہذہ امرأۃ سمع اللہ شکواہا من فوق سبع سموت اخرجہ عثمان الدارمی قال ابن عبدالبر حدثنا من وجوہ عن عمر مثلہ وقالت عائشۃ علم اللہ فوق عرشہ انی لم احب قتل عثمان اخرجہ عثمان الدارمی وقال ابن عبدالبر وینا من وجوہ صحاح ان عبداللہ بن رواحۃ-

وان العرش فوق الماء طاف وفوق العرش رب العالمینا

-قال ابن مسعود العرش علی الماء واللہ فوق العرش ویعلم انتم علیہ اخرجہ البخاری فی رسالتہ خلق افعال العباد

والدارمی واخرجہ عبداللہ ابن الامام احمد فی کتاب السنۃ

لہ وابن المنذر والعمال والطبرانی واللالکائی

کا اس مسئلہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا تو وہ فوت ہوگئے اور جو اللہ کو پوجتا تھا تو وہ آسمان پر زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ میں اور حضرت عمرؓ نے فرمایا خولہ بنت حکیم کے حق میں کہ یہ عورت وہ ہے جس کا شکوی اللہ نے سنا ساتوں آسمان کے اوپر سے روایت کیا اس حدیث کو عثمان دارمی نے ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت عمرؓ سے مثل اس کے کئی طریقوں سے ہمیں پہنچا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ اللہ عرش کے اوپر جانتا ہے کہ میں عثمانؓ کے قتل کو نہیں چاہتی روایت کیا اس کو عثمان دارمی نے اور ابن عبدلبر نے کہا کہ صیح طریقوں سے ہمیں روایت پہنچی ہے ،کہ عبداللہ بن رواحہ نے کہا

گواہی دیتا ہوں کہ پانی پر عرش بریں ہے اور عرش کے اوپر رب العالمین ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عرش پانی پر ہے اور اللہ اوپر عرش کے ہے، اور تمہارے سب حالات کو جانتا ہے روایت کیا اس کو بخاری نے اپنے رسالہ خلق افعال العباد میں اور دارمی نے اور روایت کیا اس کو عبداللہ ان امام احمد نے اپنی کتاب السنہ میں اور ابن منذر اور عسال اور طبرانی اور لالکائی اور

والطلمکینی والبیھقی وابن عبدالبر فی توالیفھم بلفظ العرش علی الماء واللہ فوق العرش والایخفی علیہ شئ من اعمالکم قال الذہبی اسنادہ صحیح وقال ابن عباس فی قولہ تعالی وہو معکم اینما کنتم ہو علی العرش وعلمہ معھم اخرجہ ابن ابی حاتم وقال ابو ہریرۃ لما القی ابراہیم فی النار قال اللھم انک فی السماء واحد وانا فی الارض واحد عبدک اخرجہ الدارمی باسناد جید قالہ الحافظ ابن القیم وقال عدی بن عمرۃ جرجت مہاجرا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ہو ومن معہ یسجدون علی وجوہھم ویزعمون ان الھم فی السماء اخرجہ یحیی بن سعید فی مغازیہ وقال ابن ابن عبدالبر فی التمہید وعلمایٔ الصحابۃ والتابعین الذین حمل عنھم التاویل قالوا فی تاویل قولہ تعالی مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ہو علی العرش وعلمہ فی کل مکان وماخالفھم احد فی ذلک یحتج بہ وقال ابن وہب المالکی فی شرح عقیدۃ الامام مالک الصغیر عبداللہ بن ابی زید

عملینی اور بیہقی اور عبدالبر نے ان سب نے اپنی کتابوں میں ساتھ ان لفظوں کے کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور اللہ عرش کے اوپر ہے اور اس پر تمہارے عملوں میں سے کچھ پوشیدہ نہیں کہا ذہبی نے کہ اسناد اس حدیث کی صیح ہے اور ابن عباس نے اللہ تعالی کے اس قول وہو معکم اینما کنتم کی تفسیر میں کہا، کہ اللہ اوپر عرش کے ہے اور علم اس کا ساتھ ان کے ہے روایت کیا اس کو حاتم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے تو کہا کہ یا اللہ تو آسمان پر ایک ہے اور میں زمین پر ہوں بندہ تیرا روایت کیا اس کو دارمی نے ساتھ اسناد پختہ کے کہا اس کو حافظ ابن قیم نے اور عدی بن عمرہ نے کہا کہ میں ہجرت کرکے پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ اور آپؐ کے ساتھ کے منہ پر سجدہ کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ان کا معبود آسمان پر ہے روایت کیا اس کو یحیی ابن سعید نے اپنی کتاب مغازی میں اور ابن عبدالبر نے تمہید میں کہا کہ علماء صحابہ اور تابعین جن سے تفسیر اور تاویل لی جاتی ہے انہوں نے اللہ تعالے کے اس قول مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کی تفسیر میں یوں کہا ہے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے اور اس میں ان کا کسی نے خلاف نہیں کیا جس کی حجت پیش کی جائے اور ابن وہب مالکی نے شرح عقیدہ امام مالک صغیر عبداللہ بن ابی

قول مالک مما فہمہ عن جماعۃ ممن ادرک من التابعین - مما فہموہ عن الصحابۃ مما فہموہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فی السماء بمعنی فوقہا وعلیہا وقال ابن بطہ فی کتاب الابانہ وکان من کبار الایمۃ فی المائۃ الرابعۃ اجمع المسلمون من الصحابۃ والتابعین ان اللہ علی عرشہ فوق سموتہ بائن من خلقہ فاما قولہ وہو معکم

فہم کما قالت العلماء علمہ وقال الحافظ الذہبی فی کتاب العلو مقالۃ السلف وائمۃ السنۃ بل الصحابۃ واللہ ورسولہ والمومنین ان اللہ عزوجل فی السمآء وان اللہ فوق سموتہ وانہ ینزل الی السماء الدنیا وقالت الجہمیۃ ان اللہ فی جمیع الامکنۃ تعالی اللہ عن قولہم بل ہو معنا اینما کنا بعلمہ -

اقوال التابعین

قال الضحاک فی قولہ تعالی مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ہو علی العرشہ وعلمہ معہم اخرجہ العسال وابن بطہ وابن عبدالبر باسناد جید، قالہ الذہبی فقال مقاتل بن حیان فی

زید میں کہا ہے کہ قول مالک کا جو اس نے تابعین سے سمجھا، انہوں نے صحابہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ اللہ آسمان میں ہے یعنی اوپر اس کے ہے اور ابن بطہ نے جو چوتھی صدی کے ایمہ کبار سے کتاب ابانہ میں ہے کہ اجماع کیا ہے صحابہ اور تابعین نے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اوپر آسمانوں کے اور مخلوق سے جدا ہے پس قول اللہ تعال کا وہو معکم وہ تمہارے ساتھ ہے یعنی علم اس کا جیسا کہ اہل علم نے کہا ہے اور حافظ ذہبی نے کتاب العلو میں کہا ہے کہ قول سلف کا اور ایمہ سنت کا بلکہ صحابہ اور اللہ تعالے اور اس کے رسول اور سب مومنوں کا یہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے اور یہ کہ وہ اوپر آسمانوں کے ہے اور یہ کہ وہ آسمان دینا کی طرف اترتا ہے اور جھمیہ کہتے ہیں کہ ہر مکان میں ہے پاک اور بلند ہے اللہ ان کے قول سے بلکہ وہ ہمارے ساتھ ہے جہاں ہم ہوں ساتھ علم اپنے کے، **تابعین کے اقوال ضحاک** نے کہا اللہ تعالے کے اس قول مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کی تفسیر میں کہا کہ وہ اوپر عرش اپنے کے ہے اور علم اس کا ساتھ ان کے ہے روایت کیا اس کو عسال اور ابن بطہ اور ابن عبدالبر نے ساتھ اسناد پختہ کے کہا اس کو ذہبی نے مقاتل بن حیان نے اللہ تعالی کے اس قول

قولہ تعالی وَهُوَ مَعَهُمْ یقول علمہ معہم اخرجہ البیہقی قال الذہبی ومقاتل ہذا ثقۃ امام ماہو بائن سلیمان ذاک بتدع لیس بثقۃ وقال محمد بن کثیر سمعت الاوزاعی یقول کنا والتابعون متوافرون نقول ان اللہ ذکرہ فوق عرشہ اخرجہ البیہقی فی الاسماء والصفات - وروی الاعمش عن ابراہیم قال کانوافی کتاب سیر الفقہاء قال الحافظ ابن القیم ہو کتاب عزیز العلم وفال سلیمان التیمی لو سئلت این اللہ لقلت فی السماء اخرجہ ابن خثیمۃ فی تاریخہ -

اقوال تابعی التابعین :- قال ابن القیم روی الدرمی والحاکم والبیہقی باصح اسنادالی علی ابن الحسن قال سمعت عبداللہ بن المبارک یقول نعرف ربنا بانہ فوق سبع سموت علی العرش استوی بائن من خلقہ ولا نقول کما قالت الجہمیۃ قال الذہبی الجہمیۃ یقولون ان اللہ فی جمیع الامکنۃ تعالی اللہ عن قولہم بل ہو معنا اینما کنا بعلمہ وردی غیر واحد عن معدان

وَهُوَ مَعَهُمْ کی تفسیر میں کہا کہ علم اس کا ان کے ساتھ ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے ذہبی نے کہا کہ یہ مقاتل ثقہ اور امام ہے نہ مقاتل بن سلیمان کہ وہ بتدع ہے اور ثقہ نہیں ہے، محمد بن کثیر نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اور بیشمار تابعین بھی کہتے تھے کہ اللہ تعالے اوپر عرش اپنے کے ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے اپنی کتاب الاسماء والصفات میں اور اعمش نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اصحاب عبداللہ بن مسعود کے اس کہنے کو کہ اللہ جہان ہے اور اللہ ہر مکان میں ہے برا جانتے تھے روایت کیا اس کو یحی بن ابراہیم نے کتاب سیر الفقہاء میں حافظ ابن قیم نے کہا کہ وہ کتاب کثیر العلم ہے اور سلیمان یتمی نے کہا کہ اگر میں پوچھا جاوں کہ اللہ کہاں ہے تو کہوں کہ آسمان پر ہے روایت کیا اس کو ابن ابی خیثمہ نے اپنی کتاب تاریخ میں تبع تابعین کے اقوال ابن قیم نے کہا کہ روایت کیا دارمی اور حاکم اور بیہقی نے صیح تر اسناد سے علی بن حسن تک کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے رب کو یوں پہچانتے ہیں کہ وہ سات آسمانوں کے اوپر عرش پر قائم ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے اور نہیں کہتے جیسے جہمیہ کہتے ہیں ذہبی نے کہا کہ جہمیہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر مکان میں ہے پاک ہے اللہ ان کے اس قول سے بلکہ وہ اپنے علم سے ہمارے ساتھ ہے جہاں ہم ہوں اور کئی ایک نے معدان سے روایت کیا اس

قال سفیان الثوری عن قولہ عزوجل وہو معکم اینما کنتم قال علمہ نقلہ الذہبی فی کتاب العلو -

وقال الامام ابو حنیفۃ ان اللہ سبحانہ فی السماء دون الارض فقال لہ رجل ارایت قول اللہ عزوجل وہو معکم اینما کنتم قال ہو کما تکتب الی الرجل انی معک وانت عنہ غائب اخرجہ البیہقی مسندا ثم قال البیہقی لقد اصاب ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فیما لفی عن اللہ عزوجل من الکون فی الارض واصاب فیما ذکر من تاویل الایۃ - وتبع مطلق السمع بان اللہ تعالی فی السماء کذا فی کتاب العلو للذہبی والجیوش لابن القیم -

وقال الامام مالک :- اللہ فی السماء وعلمہ فی کل مکان اخرجہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی کتاب الرد علی الجہمیۃ وابن عبدالبر فی التمہید -

وقال الامام الشافعی :- التی انا علیہا ورایت اصحابنا علیہا مثل سفیان الثوری ومالک وغیرہما الاقرار بان اللہ علی عرشہ فی سمائہ یقرب من خلقہ کیف یشاء وان اللہ ینزل الی السماء الدنیا کیف شاء اخرجہ ابن ابی حاتم -

نے کہا کہ میں نے سفیان ثوری سے اللہ کے اس قول وہو معکم اینما کنتم کی تفسیر پوچھی تو کہا کہ علم اس کا ساتھ تمہارے ہے نقل کیا اس کو ذہبی نے کتاب العلو میں اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اللہ تعالی آسمان پر ہے نہ زمین پر تو ایک آدمی نے کہا کہ وہو معکم اینما کنتم کا آپ کیا جواب دیں گے انہوں نے کہا کہ وہ ایسا محاورہ ہے کہ جیسا تم ایک آدمی کو لکھتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں حالانکہ تم اس سے غائب ہوتے ہو روایت کیا اس کو بیہقی نے اپنی اسناد سے پھر بیہقی نے کہا ٹھیک ہے ابو حنیفہ نے جو نفی کی اسبات کو اللہ زمین میں ہے اور آیت کی تفسیر میں ہے ٹھیک کہا اور بغیر تاویل کے قبول کیا اس بات کو کہ اللہ تعالی آسمان پر ہے ایسا ہی مذکور ہے ذہبی کی کتاب العلو اور ابن قیم کی کتاب جیوش میں اور امام مالکؒ نے کہا کہ اللہ آسمان پر ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے روایت کیا اس کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کتاب الدعلی الجھمیہ میں اور ابن عبدالبر نے تمہید میں اور امام شافعی نے کہا کہ طریقہ میرا اور میرے استادوں کا مثل سفیان ثوری اور مالک وغیرہ کا یہ ہے کہ اقرار کرتے ہیں اس کا کہ اللہ آسمان پر اپنے عرش کے اوپر ہے قریب ہوتا ہے اپنی مخلوق سے جیسا چاہئے اور یہ کہ اللہ تعالی اترتا ہے آسمان دنیا کی طرف جس

طرح چاہے روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور

وقال الامام احمد

فی عقیدتہ فان احتج بتدع او مخالف بقولہ تعالی وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وبقولہ عزوجل وہو معکم اینما کنتم اوبقولہ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ونحوہذا من متشابہ القران قیل انما یعنی بذلک العلم واخرج الخلال فی کتاب السنۃ قیل لاحمد ابن حنبل ربنا تبارک وتعالی فوق السماء السابعۃ علی عرشہ بائن من خلقہ وقدرتہ وعلمہ بکل مکان قال نعم ہو علی عرشہ ولایخلو اشئی عن علمہ وقال ابوطالب سالت احمد بن حنبل عن رجل قال اللہ معنا وتلا مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ فقال قد ہذا یاخذون باخر الایۃ یدعون اولہا ہلا قرأت علیہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ فعلمہ معہم کذا فی کتاب العلو للذہبی وقد اطال احمد بن حنبل فی ہذا فی کتابہ الرد علی الجہمیۃ شاء فلیطالعہ فانہ

امام احمد نے اپنے عقیدہ میں کہا کہ اگر کوئی بدعتی یا مخالف دلیل پکڑے ساتھ اس قول اللہ تعالے کے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یا وہو معکم اینما کنتم مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ اور مانند اس کے متشابہ قرآن سے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مراد اس سے علم اس کا ہے اور خلال نے کتاب السنہ میں روایت کیا کہ احمد بن حنبل کو کہا گیا کہ رب ہمارا ساتویں آسمان کے اوپر عرش پر اپنی مخلوق سے جدا ہے اور اس کی قدرت اور علم ہر مکان میں ہے تو کہا کہ ہاں وہ اپنے عرش پر ہے اور علم اس کے سے کوئی چیز الگ نہیں اور ابوطالب نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ ایک شخص کہتا ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے اور اس آیت مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ۔ دلیل لاتا ہے کہا کہ بے شک وہ شخص جہمی ہوا یہ لوگ آخر آیت کو لیتے ہیں اور اول آیت کو چھوڑتے ہیں تو نے اس شخص کو اول سے کیوں نہیں پڑھ سنایا کہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ پس علم اس کا ساتھ ان کے ہے ایسا ہی مذکور ہے ذہبی کی کتاب العلو میں اور امام احمد نے اپنی کتاب الرد علی الجھمیہ میں اس مسئلہ کو بہت طول سے بیان کیا ہے جس کو خواہش ہوا سے مطالعہ کرے وہ ایک بہت

کتاب مفید جدا وقد طبع فی الدہلی ضمیمۃ لجامع البیان وللہ الحمد وہذا الامام وان لم یکن من تابعی التابعین لکن ذکرتہ تبعا للائمۃ الثلثۃ-وقال محمد بن یحیی الذہلی اخبرنی صالح ابن الفریس قال جعل عبداللہ یضرب راس قرابۃ لہ بری برأی جہم فرایتہ یضرب بالنعل علی راسہ ویقول لا حتی تقول الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ بائن من خلقہ اخرجہ ابن ابی حاتم وقال الخفاف جاء بشر بن الولید الی القاضی ابی یوسف فقال بشر المریسی وعلی الاحول وفلان یقولون اللہ فی کل مکان فقال ابویوسف علی بہم فانتہوا الیہم وقد قام بشر فجیء بعلی الاحول وبالاخر شیخ فقال ابویوسف ونظر الی الشیخ لوان فیک موضع ادب لاوجعتک وضرب الاحول وطوف بہ اخرجہ ابن ابی حاتم وقال یحیی ابن علی بن عاصم قلت لابی ان بشر المریسی یقول القران مخلوق-

ہی مفید کتاب ہے اور خدا تعالی کا شکر ہے کہ وہ دہلی میں تفسیر جامع البیان کے ساتھ چھپ چکی ہے اور یہ امام اگرچہ تبع تابعین سے نہیں ہیں لیکن ائمہ ثلاثہ کے ساتھ اس کا ذکر بھی مناسب سمجھا اور محمد بن یحیی ذہلی نے کہا کہ مجھ کو صالح بن فریس نے خبر دی کہ عبداللہ اپنے ایک رشتہ دار کو جو جہم کا مذہب رکھتا تھا جوتی سے پیٹ رہا تھا اس کے سر پر جوتے لگاتا تھا اور کہتا تھا کہ نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تو قائل ہو اس کا کہ اللہ عرش پر ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور خفاف نے کہا کہ بشر بن ولید قاضی ابویوسف کی طرف آیا اور کہا کہ بشر مریسی اور علی احول اور علی حول اور فلانا شخص یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر مکان میں ہے ابویوسف نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاو جب ان کے پاس لے گئے تو بشر وہاں سے چل دیا اور علی احول اور دوسرے کو جو بوڑھا تھا لائے ابویوسف نے بوڑھے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اگر تجھ میں کچھ طاقت ہوتی تو میں تجھے پٹواتا اور شہر میں پھرواتا روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور یحی بن علی بن عاصم نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ بشر مریسی کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے ۔

-وان اللہ معہ فی الارض وکلاما ذکرتہ فما رایتہ اشتد علیہ مثل ما اشتد فی ان اللہ معہ فی الارض وان القران مخلوق ذکرہ ابن ابی حاتم فی کتاب الرد علی الجہمیۃ

اقوال اتباع تابعی التابعین

قال نعیم بن حماد الخزاعی شیخ البخاری فی قول اللہ تعالی وہو معکم معناہ لایخفی علیہ خافیۃ بعلمہ اخرجہ ابن مخلد وقال الحسن بن محمد سئل علی بن المدینی وانا اسمع ماقول اہل الجماعۃ قال یومنون بالرویۃ وبالکلام وان اللہ عزوجل فوق السموت علی عرشہ استوی فسئل عن قولہ تعالی مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ فقال اقراء ماقبلہ الم تران اللہ یعلم اخرجہ ابو اسمعیل الہروی علی ابن المدینی شیخ البخاری قال البخاری ما استصغرت نفسی الابین یدی ابن المدینی وقال خالد بن سلیمان قال السمنیۃ لجہم

اور اللہ زمین میں اس کے ساتھ ہے اور دوسری باتیں اس کی میں نے ذکر کیں تو اس قدر اس کی کسی بات سے خفا نہ ہوئے جس قدر کے ان دو باتوں سے خفا ہوئے ایک یہ کہ اللہ اس کے ساتھ زمین میں ہے دوسری یہ کہ قرآن مخلوق ہے ذکر کیا اس کو ابن ابی حاتم نے کتاب الدعلی الجھلیہ میں، اتباع تبع تابعین کے اقوال نعیم بن حماد خزاعی استاذ بخاری نے وھو معلم کی تفسیر میں کہا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کے علم سے کوچیز پوشیدہ نہیں روایت کیا اس کو ابن مخلد نے اور حسن بن محمد نے کہا کہ علی بن مدینی سے کسی نے پوچھا اور میں سنتا تھا کہ اہل سنت وجماعت کا ان مسائل میں کیا مذہب ہے کہا کہ ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کا دیدار ہوگا اور اللہ کلام کرتا ہے اور اللہ اوپر آسمانوں کے اپنے عرش پر ہے پھر سائل نے یہ آیت مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ان کے پش کی جواب میں کہا کہ اس کے پہلے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ کو پڑھ یعنی ماقبل دلالت کرتا ہے کہ مراد اس سے علم ہے روایت کیا اس کو ابو اسمعیل ہروی نے علی بن مدینی امام بخاری کے استاذ ہیں، بخاری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے کو کسی کے سامنے چھوٹا نہیں سمجھا مگر علی بن مدینی کے سامنے اور خالد بن سلیمان نے کہا کہ سمنیہ نے جہم سے کہا کہ

وصف لنا ربک الذی تعبدہ فقال ہوہذا الہوی مع کل شئی وفی کل شئی ولایخلو منہ شئی قال خالد بن سلیمان کذب عدو اللہ ان اللہ فی السمآء علی العرش اخرجہ ابن ابی حاتم- وقال اسحاق بن راہویہ قال اللہ تعالی الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ اجمع اہل العلم انہ فوق العرش ویعلم کل شئی فی اسفل الارض السابعۃ قال حرب بن اسمعیل قلت لاسحق بن راہویہ قولہ تعالی مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کیف تقول فیہ قال حیث ماکنت فہو اقرب الیک من حبل الورید وہو بائن من خلقہ ثم ذکر عن ابن المبارک قولہ ہو علی عرشہ بائن من خلقہ اخرجہما الخلال وقال قتیبہ بن سعید قول الائمۃ فی الاسلام والسنۃ والجماعۃ تعرف ربنا فی السماء علی العرش اخرجہ الحاکم اسمع وجیک الی ہذین الامامین کیف نقلا الاجماع علی ہذہ المسئلۃ قال موسی الطرطوسی قلت لسنید بن ابی داود ہو علی عرشہ بائن من خلقہ قال نعم الم تسمع قولہ تعالی

وصف بیان کر اپنے رب کے جس کو پوجتا ہے کہا وہ یہ ہوا ہے ہر چیز کے ساتھ اور ہر چیز میں اور اس سے کوئی چیز خالی نہیں تو خالد نے کہا جھوٹا ہے، اللہ کا دشمن تحقیق اللہ تعالے اوپر آسمانوں کے عرش پر ہے، روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور اسحق بن راہویہ نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ رحمن عرش پر قائم ہوا اہل علم نے اجماع کیا ہے، کہ اللہ تعالی عرش پر ہے اور ہر چیز کو ساتویں زمین کے نیچے تک جانتا ہے، حرب بن اسمعیل نے کہا کہ میں نے اسحق بن راوہویہ سے پوچھا کہ آپ اللہ کے اس قول مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ میں کیا فرماتے ہیں کہا کہ جہاں تو ہو وہ شاہرگ سے بھی تیرے قریب ہے (یعنی ساتھ علم کے) اور وہ مخلوق سے جدا ہے پھر ابن مبارک کا یہ قول ذکر کیا کہ وہ اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے روایت کیا ان ہر دو اثر کو خلال نے اور قتبہ بن سعید نے کہا کہ ائمہ مسلمین اہل سنت وجماعت کا یہ قول ہے کہ ہم اپنے رب کو آسمانوں پر عرش کے اوپر جانتے ہیں روایت کیا

اس کو حاکم نے افسوس تم پر بھلاان دواماموں کے قول تو گوش ہوش سے سنو کہ انہوں نے اس مسئلہ میں کیسا اجماع نقل کیا ہے موسی طرطوسی نے کہا کہ میں نے سنید بن ابی داود سے پوچھا کیا اللہ اپنے عرش پر مخلوق سے جدا ہے کہا کہ ہاں کیا تو نے نہیں سنا اللہ تعالے

- وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ اخرجہ ابو حاتم اخرج ابن ابی حاتم وشیخ الاسلام باسانیدھما ان ہشام بن عبداللہ الرازی حلبس رجلافی التجہم فتاب فجئی بہ ہشام لیمتحنہ فقال الحمد للہ علی التوبۃ

فقال اتشہد ان اللہ علی عرشہ بائن من خلقہ فقال اشہد ان اللہ علی عرشہ ولاادری ما بائن من خلقہ فقال ردوہ الی الحبس فانہ لم یتب بعد قال الحافظ الذہبی ہشام بن عبیداللہ من ائمۃ الفقہ علی مذہب ابی حنیفۃ تفقہ علی محمد بن الحسن کان ذاجلالۃ عجیبۃ وحرمۃ عظیمۃ ببلدہ وقال اصبغ وہو مستوی علی عرشہ وبکل مکان علمہ واحاطتہ واصبغ من اصحاب مالک وافقہم نقلہ الحافظ ابن القیم وقال عثمان بن سعید الدارمی صاحب یحیی بن معین وعلی بن المدینی فی کتاب النقض علی بشر واللہ فوق سموتہ بائن من خلقہ

کے اس قول کو وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ روایت کیا اس کو ابو حاتم نے اور روایت کیا ابن ابی حاتم اور شیخ الاسلام نے اپنی سندوں کے ساتھ کہ ہشام عبداللہ رازی نے ایک شخص کو بسبب جہمی ہونے کے قید کیا پھر جب اس نے توبہ کی اور ہشام نے آزمانے کو اپنے پاس بلوایا تو کہا کہ سب تعریف کو ہے جس نے تم کو توبہ کی توفیق دی ہشام نے پوچھا کیا اقرار کرتا ہے کہ اللہ عرش پر ہے، اور اپنی مخلوق سے جدا ہے کہا کہا اقرار کرتا ہوں کہ اللہ عرش پر ہے لیکن اس کا اقرار نہیں کرتا کہ اپنی مخلوق سے جدا ہے ہشام نے حکم دیا کہ اس کو قید خانہ میں پھر لے جاو ابھی تک اس نے مذہب جہم سے توبہ نہیں کی حافظ ذہبی نے کہا کہ ہشام ابو حنیفہ کے مذہب میں فقہ کا امام ہے امام محمد بن حسن سے فقہ کو حاصل کیا اپنے شہر میں اس کی بڑی جلالت اور عزمت تھی اور اصبغ نے کہا کہ اللہ تعالی عرش پر ہے اور علم اور احاطہ اس کا ہر مکان میں ہے اور اصبغ امام مالک کے شاگردوں میں سب سے بڑا فقیہ تھا نقل کیا اس کو حافظ ابن قیم نے اور عثمان بن سعید دارمی صاحب یحی بن معین اور علی بن مدینی نے اپنی کتاب النقض علی بشر میں کہا کہ اللہ آسمانوں پر اپنی مخلوق سے جدا ہے

فمن لم یعرف ذلک لم یعرف الہہ الذی یعبدہ وقال فیہ ایضا ولکنا نقول الہ السموات والارض علی عرش عظیم مخلوق فوق السماء السابعۃ دون ماسواہا من الاماکن من لم یعرفہ بذلک کان کافربہ وبعرشہ قال الذہبی قال ابو الفضل الفرات مارایناا مثل عثمان بن سعید ولارای ہو مثل نفسہ قلت وماہوفی العلم بدون ابی محمد الدارمی السمرقندی انتہی وقال عبدالوہاب الوراق شیخ ابی داود والترمذی والنسائی من زعم ان اللہ ہہنا فہو جہمی خبیث ان اللہ فوق العرش وعلمہ محیط بالدنیا والاخرۃ قال ابن القیم صح ذلک عنہ حکاہ عنہ محمد بن عثمان فی رسالتہ فی الفوقیۃ وقال عبدالرحمن بن ابی حاتم سألت ابی واباازرعۃ عن مذہب اہل السنۃ فی اصول الدین وما ادرکا علیہ العلماء فی جمیع الامصار ومایعتقدان فی ذلک فقالا ادرکنا العلماء فی جمیع الامصار حجازاوعراقاومصراوشاماویمنافکان من مذہبہم ان اللہ تبارک

جس نے یہ نہ پہچانا اس نے اپنے معبود کو نہ پہچانا اور اسی کتاب میں کہا ہے کہ لیکن ہم اہل سنت یہ کہتے ہیں، کہ معبود آسمان اور زمین ولواں کا عرش پر ہے جو ایک بڑی مخلوق ہے ساتوں آسمان سے اوپر اور سوائے عرش کے اللہ اور کسی مکان میں نہیں ہے جو کوئی اس کو اس طرح نہیں پہچانتا وہ منکر ہے اس کا اور اس کے عرش کا ذہبی نے کہا کہ ابوالفضل نے کہا کہ ہم مثل عثمان بن سعید کے کوئی نہیں دیکھا اور نہ اس نے اپنے جیسا کوئی دیکھا میں (ذہبی) کہتا ہوں کہ وہ علم میں ابو محمد دارمی سمرقندی سے کم نہ تھا اور عبدالوہاب دراق استاذ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے کہا کہ جو کوئی قائل ہو اس کا کہ اللہ اس جگہ (زمین میں) ہے وہ جھمی خبیث ہے تحقیق اللہ اوپر عرش کے ہے اور علم اس کا دنیا اور آخرت کو محیط ہے ابن قیم نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے حکایت کیا اس کو اس سے محمد بن عثمان نے اپنے رسالہ فوقیت میں اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے کہا کہ میں اپنے باپ ابو حاتم سے اور ابوزرعہ سے پوچھا کہ اس مسئلہ میں اہل سنت کے ائمہ اور زمانہ حال علماء کا جمیع شہروں میں کیا مذہب ہے اور کیا عقیدہ رکھتے ہیں دونوں نے کہا کہ حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور یمن سب شہروں میں جن علماء کو ہم نے پایا سب کا یہی مذہب تھا کہ اللہ تبارک

وتعالی علی عرشہ بائن من خلقہ کما وصف نفسہ بلاکیف احاط بکل شئی علما ابواسمعیل الانصاری واخرج ایضا عن زرعۃ الرازی انہ قال ہو علی عرشہ وعلمہ فی کل مکان من قال غیر ہذا فعلیہ لعنۃ اللہ واخرج ایضا عن یحی بن معاذ الرازی ان اللہ علی العرش بائن من خلقہ احاط بکل شئی علما لایشد عن ہذہ المقالۃ الاجہمی کان یحی ابن معاذ وابوحاتم من طبقۃ البخاری قال الذہبی ابوزرعۃ امام اہل الحدیث فی زمانہ بحیث ان احمد قال ماعبرجسر بغدادا حفظ من ابی زرعۃ وکان من الابدال الذین تحفظ بہم الارض وابوحاتم من کبارائمۃ اہل الاثر حدث عنہ ابوداود والکبائر قال الحاکم وجدت بخط ابی عمرو المستملی سئل محمد بن یحیی الذہبی عن حدیث لیعلم العبدان اللہ معہ حیث کان قال یرید ان اللہ علمہ محیط بکل مکان وہو علی العرش انتہی وکان الذہبی شیخ ارباب اصحاح السنۃ وقال اسماعیل بن یحیی المزنی انبل تلامذۃ الشافعی فی رسالتہ فی السنۃ عال عرشہ بائن من خلقہ وقال ایضا فیہا

وتعالی اپنے عرش پر ہے۔ اور اپنی مخلوق سے جدا ہے جیسا کہ اس نے اپنی ذات کو بلاکیف بیان کیا ہے۔ احاطہ کیا اس نے ہر چیز کا ساتھ علم اپنے کے روایت کیا اس کو ابواسماعیل انصاری نے اور نیز اس نے روایت کیا۔ ابوزرعہ رازی سے کہ اس نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے جو کوئی سوائے اس کے کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور نیز اسی نے روایت کیا یحیی بن معاذ رازی سے کہ اللہ عرش پر ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے، احاطہ کیا اس نے ہر چیز کا ازروئے علم کے کوئی اس قول سے اعراض نہیں کرتا مگر جہمی یحیی بن معاذ اور ابو حاتم طبقہ بخاری سے ہیں۔ ذہبی نے کہا کہ ابوزرعہ زمانے کے اہل حدیث کا امام ہے چنانچہ امام احمد نے کہا کہ پل بغداد پر کسی نے عبور نہیں کیا جو ابوزرعہ سے احفظ ہو اور وہ ابدال سے ہے جن کے سبب سے زمین محفوظ ہے اور ابو حاتم ائمہ کبار سے ہے ابوداود اور بڑے لوگوں نے اس سے حدیث اخذ کی ہے حاکم نے کہا میں نے عمر بستیلی کا لکھا ہوا دیکھا کہ کسی نے محمد بن یحیی ذہلی سے اس حدیث کے معنے پوچھے لیعلم العبدان اللہ معہ حیث کان تو کہا معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ کا علم ہر مکان کو محیط ہے اور وہ عرش پر ہے انتھی اور ذہلی سب صحاستہ والوں کا استاذ ہے اسماعیل بن یحیی مزنی شاگرد رشید امام شافعی نے اپنے رسالہ سنت میں کہا کہ اللہ عرش پر ہے بلند ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے اور اسی میں کہا کہ اپنے عرش پر

عال علی عرشہ دان بعلمہ من خلقہ ایضا قال فیہا قریب بالاجابۃ عندالسوال بغید بالبعد لاینال علی عرشہ بائن من خلقہ وذکر سائر المعتقد ثم قال وہذہ مقالات اجتمع علیہا الماضون الاولون من امۃ الہدی وبتوفیق اللہ اعتصم بہ التابعون قدرۃ ورضا قال ابراہیم الحرنی فیما صح عنہ قال احمد بن نصر وسئل عن علم اللہ فقال علم اللہ معنا وہو علی عرشہ - وقال محمد بن ابی شیبۃ فی کتاب العرش لہ فسرت العلماء وہو معکم یعنی علمہ ثم تواترت الاخیار ان اللہ تعالی خلق العرش فاستوی علیہ فوق العرش متخلصا من خلقہ بائنا منہم -

اقوال ائمۃ الحدیث والفقہ والتصوف والکلام بعد المائۃ الثالثۃ الی تمام المائۃ السادسۃ

قال حماد بن ہناد ہذا مارایناعلیہ اہل الامصار ومادلت علیہ

بلند ہے اور اپنے علم کے ساتھ مخلوق سے قریب ہے اور اسی میں کہا کہ ازروئے قبول کرنے سوال کے قریب ہے اور ساخت میں بعید ہے ایسا کہ کوئی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے اور دیگر اعتقادیات کو بیان کر کے کہا کہ یہ باتیں جو ہم نے ذکر کی تھیں ان پر پہلے لوگوں ائمہ ہدی (یعنے صحابہ کا اتفاق ہے اور اللہ کی توفیق سے تابعین نے بھی جو مقتدا اور برگزیدہ ہیں اس کے ساتھ اعتصام کیا ہے اور ابراہیم حربی نے کہا کہ احمد بن نصر اللہ کے علم سے پوچھے گئے تو کہا کہ علم اللہ کا ہمارے ساتھ ہے اور وہ عرش پر ہے اور محمد بن ابی شیبہ اپنی کتاب العرش میں فرماتے ہیں کہ اہل علم نے وھو معکم میں معیت کی علم سے تفسیر کی ہے اور متواتر حدیثوں سے

ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے عرش کو پیدا کیا پھر اس پر قرار پکڑا تو وہ اوپر عرش کے اپنی مخلوق سے علیحدہ اور جدا ہے ائمہ محدثین اور فقہاء اور اہل تصوف اور اہل کلام جو بعد تیسری صدی کے آخر چھٹی صدی تک گزرہیں ان کے اقوال کا بیان حماد بن ھناد نے کہا کہ ہم نے سب شہروں کے علماء اہل سنت کو اس طریق اور

مذاہبھم فیہ وایضاح منہاج العلماء وصفۃ السنۃ واہلہا ان اللہ فوق السمائ السابعۃ علی عرشہ بائن من خلقہ وعلمہ وسلطانہ وقدرتہ بکل مکان اخرجہ شیخ الاسلام الھروی، واخرج الحاکم فی علوم الحدیث وفی تاریخ نیسابور عن محمد بن صالح یقول سمعت الامام الائمۃ ابا بکر بن خزیمۃ یقول من لم یقر بان اللہ علی عرشہ بائن من خلقہ فھو کافر یستتاب فان تاب والا ضربت عنقہ والقی علی مزبلۃ لئلا یتاذی بریحہ اہل القبلۃ واہل الذمۃ کان ابن خزیمۃ راسا فی الحدیث راسا فی الفقہ من دعاۃ السنۃ قالہ الذہبی وکفی لہ منقبۃ ان اشتہر بین المسلمین باماء الائمۃ وقال زکریا الساجی القول فی السنۃ التی رایت علیہا اصحابنا اہل الحدیث الذین لقینا ھم ان اللہ علی عرشہ فی سمائہ یقرب من خلقہ کیف شاء اخرجہ ابن بطۃ قال الحافظ الطبرانی الذی قال فیہ الذہبی محدث الدنیا انتہی الیہ علو الاسناد فی کتاب السنۃ لہ باب ما جاء فی استواء اللہ علی عرشہ بائن من خلقہ فساق حدیث الاوعال وغیرہ فی الباب

مذہب پر پایا کہ اللہ ساتویں آسمان پر اوپر عرش کے مخلوق سے جدا ہے اور اس کا علم غلبہ اور قدرت ہر مکان میں ہے روایت کیا اس کو شیخ الاسلام ہروی نے اور حاکم نے علوم الحدیث اور تاریخ نیسا پور میں محمد بن صالح سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام الائمہ ابو بکر بن خزیمہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جو کوئی اس بات کا اقرار نہ کرے کہ اللہ عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے تو وہ کافر ہے اس سے توبہ کرے تو نہبا ورنہ قتل کر کے گندگی کی جگہ ڈال دیا جاوئے تو اس کی بدبو سے اہل قبلہ اور ذمی ایذا نہ پاویں ابن خزیمہ رئیس تھے حدیث میں اور رئیس تھے فقہ میں سنت کی طرف بلانے والے تھے کہا اس کو ذہبی نے اور ان کی بزرگی کے لئے یہی کافی ہے جو اہل اسلام میں امام الائمہ کے لقب سے مشہور ہیں ذکریا ساجی نے کہا کہ قول موافق سنت کے جس پر میں نے اپنے اصحاب اہل حدیث کو پایا اور ان سے ملاقات کی یہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے آسمان کے اوپر قریب ہوتا ہے مخلوق سے جس طرح چاہے روایت کیا اس کو ابن بطہ نے حافظ طبرانی جن کے حق میں ذہبی نے کہا کہ وہ استاذ حدیث ہیں سب لوگوں کے علم اسناد انہیں کی طرف منتہی ہے وہ کتاب السنہ میں فرماتے ہیں کہ یہ باب ہے اس بیان میں کہ اللہ عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے پھر اس باب میں حدیث بزکوی کی۔

وقال الحافظ ابو بکر الاجری امام عصرہ فی الحدیث والفقہ فی کتاب السنۃ فان قیل فای شئ معنی قولہ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ قیل علمہ واللہ علی عرشہ وعلمہ محیط بہا کذا فسرہ اہل العلم والایۃ یدل اولہا واخرہا علی انہ العلم وھو علی عرشہ ہذا قول المسلمین قال الحافظ ابو نعیم صاحب الحلیۃ فی عقیدتہ وانہ سبحانہ بائن من خلقہ وخلقہ بائنون منہ بلا خلول ولا ممازجۃ ولا اختلاط ولا ملاصقۃ لانہ البائن الفرد وقال ایضا طریقتنا طریق السلف المتبعین للکتاب والسنۃ واجماع الامۃ وساق ذکر اعتقادھم ثم قال ومما اعتقادوہ ان اللہ فی سمائہ دون ارضہ وقال البیہقی فی کتاب المعتقد لہ وفیما کتبنا من الایات دلالۃ علی ابطال قول من زعم من الجہمیۃ بان اللہ بذاتہ فی کل مکان وقولہ وھو معکم اینما کنتم انما اراد بعلمہ لا بذاتہ شہرۃ البیہقی وجلالتہ تغنی عن التعریف-

جو پہلے مذکور ہو چکی ہے) اور کئی حدیثیں بیان کیں حافظ ابو بکر آجری جو اپنے زمانہ میں حدیث اور فقہ کے امام تھے کتاب السنہ میں کہتے ہیں اگر کوئی کہے کہ آیہ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کے کیا معنے ہیں تو کہا جائے گا کہ علم اس کا) ساتھ ان کے ہے اور وہ عرش پر ہے اور علم اس کا سب کو محیط ہے اہل علم نے اس کی اس طرح تفسیر کی ہے اور آیت کا اول اور آخر بھی دلالت کرتا ہے کہ مراد اس سے علم ہے اور وہ عرش پر ہے یہی قول ہے مسلمانوں کا حافظ ابو نعیم صاحب اپنے عقیدے میں فرماتے ہیں کہ وہ مخلوق سے جدا ہے اور مخلوق اس سے جدی ہے کسی طرح کا دونوں میں نہ حلول ہے اور نہ ملاو اور نہ اختلاط اور اجماع کیونکہ وہ جدا اکیلا ہے اور اسی میں کہا کہ ہمارا طریقہ وہی ہے جو متبعین کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اللہ اور اجماع امت کا تھا اور ان کے اعتقاد کو ذکر کیا پھر کہا کہ ان کے اعتقادوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ آسمان پر ہے نہ زمین پر اور بیہقی نے اپنی کتاب المعتقد میں کہا کہ ہم نے جو آیتیں لکھی ہیں، اس پر دال ہیں کہ جہمیہ کا یہ قول کے اللہ بذاتہ ہر مکان میں ہے باطل ہے اور اس پر دال ہے کہ وھو معکم اینما کنتم میں معیت علمی مراد ہے نہ ذاتی بیہقی کی شہرت اور بزرگی ایسی ہے جو بیان کرنے کی حاجت نہیں

وقال ابو القاسم اللالکائی فی کتاب شرح اعتقاد اہل السنۃ فدلت ہذہ الایات انہ فی السماء وعلمہ بکل مکان روی ذلک عن عمر وابن مسعود وابن عباس وام سلمۃ ومن التابعین ربیعۃ وسلیمان التیمی ومقاتل بن حیان وبہ قال مالک والثوری واحمد وقال ابو عمر الطلمنکی المالکی فی کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اجمع المسلمون من اہل السنۃ علی ان معنی قولہ وھو معکم اینما کنتم ونحو ذلک من القران انہ علمہ وان اللہ تعالی فوق السموت بذاتہ مستوی علی عرشہ وقال الامام مالک الصغیر عبد اللہ بن ابی زید فی کتابہ المفرد فی السنۃ فصل فیما اجتمعت علیہ الامۃ من امور الدیانۃ فذکر سائر المعتقد الی ان قال وانہ فوق سموتہ علی عرشہ دون ارضہ وانہ فی کل مکان بعلمہ ثم قال وکل ما قدمنا ذکرہ فھو قول اہل السنۃ وائمۃ الناس فی الفقہ والحدیث علی ما بیناہ وکلہ قول مالک وقال ابن زمنین الملالکی فی کتاب اصول السنۃ

ابو القاسم لالکائی کتاب شرح اعتقاد اہل السنہ میں فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ آسمان پر ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے یہی مروی ہے حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے اور تابعیوں میں ربیعہ اور سلیمان تیمی اور مقائل بن حیان سے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور احمد کا ابو عمر طلمنکی مالکی کتاب الوصول فی معرفت الاصول میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ وھو معکم اینما کنتم اور مانند اس کے آیتوں کے یہ معنے ہیں کہ علم اس کا ان کے ساتھ ہے اور اس پر کہ اللہ تعالی آسمانوں کے اوپر عرش پر بذاتہ ہے اور امام مالک صغیر۔ یعنے عبد اللہ بن ابی زید اپنی کتاب المفرد فی السنہ میں فرماتے ہیں فصل ان مسائل دینی کے بیان میں جن پر امت کا اجماع ہے پس ذکر کیا سب معتقدات کو یہاں تک کہ کہا اللہ اوپر آسمانوں کے عرش پر ہے نہ زمین پر اور وہ اپنے علم کے ساتھ ہر مکان میں ہے پھر کہا کہ یہ سب مسائل جو ہم نے ذکر کئے اہل سنت کا مذہب ہے اور ائمہ محدثین اور فقہاء اسی پر ہیں اور امام مالک کا بھی قول ہے، اور ابن زمنین مالکی کتاب اصول السنہ میں فرماتے ہیں

من قول اہل السنۃ ان اللہ تعالی بائن من خلقہ محتجب عنھم بالحجب تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا وقال امام الشافعیۃ ابو بکر التیمی لا اصلی خلف من ینکر الصفات والا خلف من لم یثبت القران فی المصحف ولا یقر بان اللہ فوق فوق عرشہ بائن من خلقہ رواہ الحافظ عبد القادر مسندا وقال الامام محمد بن الموصلی الشافعی فی کتاب سیف السنۃ فی قطع رقاب الجہمیۃ ان اللہ سبحانہ قد بین فی القران غایۃ البیان انہ فوق سموتہ وانہ مستوی علی عرشہ وانہ بائن من خلقہ وان الملئکۃ تعرج الیہ وانہ رفع المسیح الیہ وانہ یصعد الیہ الکلم الطیب الی سائر ما دلت علیہ النقوص من مباینتہ لخلقہ وعلوہ علی عرشہ وقال ابو الحسن الاشعری امام الاشعریۃ فی الابانۃ ورایناالمسلمین جمیعا یرفعون ایدیھم اذا دعوا نحو السماء لان اللہ مستوی علی عرشہ الذی ھو فوق السموت فلولا ان اللہ علی العرش لم یرفعوا ایدیھم نحو العرش وقد قال قائلون من المعتزلۃ والجہمیۃ والحروریۃ ان معنی استوی، استوی وانہ تعالی فی کل مکان وجحدوا

کہ اہل سنت کا یہ قول ہے اللہ تعالی مخلوق سے جدا ہے اور کئی حجابوں میں ان سے دور ہے پاک ہے اور برتر ہے اللہ اس بات پر جو ظالم لوگ (یعنی جہمیہ) کہتے ہیں اور ابو بکر تیمی امام الشافیہ نے کہا کہ میں منکر صفات کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔ اور نہ اس کے پیچھے جو قرآن کو اس مصحف میں نہیں جانتا اور نہ اس کے پیچھے جو اقرار نہیں کرتا اس کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے روایت کیا اس کو حافظ عبد القادر نے سند سے اور امام محمد بن موصلی شافعی کتاب سیف السندفی قطع رقاب الجہمیہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن میں بہت واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ اوپر آسمانوں کے ہے، اور وہ عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے۔ اور یہ کہ فرشتے اس کی طرف چڑھتے ہیں اور یہ کہ مسیح علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا اور یہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں اور کئی آیتیں جو دلالت کرتی ہیں کہ وہ مخلوق سے جدا ہے اور عرش کے اوپر ہے اور ابو الحسن اشعری امام اشعریہ ابانہ میں فرماتے ہیں کہ ہم نے سب مسلمانوں کو دیکھا کہ دعا کے وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالی عرش پر ہے جو آسمانوں کے اوپر ہے۔ اگر اللہ عرش پر نہ ہوتا تو اپنے ہاتھ عرش کی طرف نہ اٹھاتے اور معتزلہ اور جہمیہ اور حروریہ یہ کہتے ہیں۔ کہ معنے استوی کے استوی ہیں اور اللہ تعالی ہر مکان میں ہے اور انکار کرتے ہیں۔

ان یکون علی عرشہ کما قال اہل الحق وقال فیہ ایضا ومن دعاء اہل الاسلام جمیعا اذاہم رغبوا الی اللہ عزوجل فی الامر النازل بہم یقولون جمیعا یاساکن العرش ومن حلفہم جمیعا لاوالذی احتجب بسبع سموت۔قلت فیہ حدیث ابن عمر مرفوعا ان اللہ خلق سموت سبعا فاختار العلیا فسکنہا واسکن سموتہ من شاء من خلقہ اخرجہ ابن خزیمۃ فی کتاب التوحید قال الذہبی ہو حدیث منکر وفیہ دعاء داود علیہ السلام الیک رفعت راسی یاعامر السماء نظر العبید الی اربابہا یاساکن السماء وصلہ الذہبی الی ثابت البنانی وقال اسنادہ صالح وفیہ دعاء یونس علیہ السلام سیدی فی السماء مسکنک وفی الارض قدرتک وعجائبک فی سندہ ابوحذیفۃ البخاری کذاب قال الذہبی حدیث باطل فمثل ہذہ الروایات لایصلح للاحتجاج فاطلاق ہذا اللفظ علیہ سبحانہ عندی واللہ اعلم

اس کے عرش ہونے کا جیسا کہ اہل حق کہتے ہیں اوراس میں کہا کہ سب اہل اسلام وقت نزول بلا کے اللہ کی طرف رغبت کر کے اس کو اس طرح پکارتے ہیں کہ اے رہنے والے عرش کے اور قسم ان سب کی یہ ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جو سات آسمانوں کا حجاب رکھتا ہے، میں کہتا ہوں کہ اس میں حدیث مرفوع بھی ابن عمر سے مروی ہے، کہ اللہ نے سات آسمان بنائے پھر سب بلند پر سکوت اختیار کی اور آسمانوں میں خلقت بسائی روایت کیا اس کو ابن خزیمہ نے کتاب التوحید میں ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے اوراسی کی اطلاق سکونت میں ہے دعاء داود کی کہ تیری طرف اٹھایا میں نے سر اپنے کو اے آباد کرنے والے آسمان کے مانند نظر بندوں کی طرف مالکوں اپنوں کے اے رہنے والے آسمان کے وصل کیا اس کو ذہبی نے ثابت بنائی تک اور کہا کہ اسناد اس کی صالح ہے اوراسی میں ہے دعا یونسؑ کی کہ اے سردار میرے آسمان پر ہے جائے سکونت تیری اور زمین پر ہے قدرت تیری اور عجب نمونے قدرت تیری کے اس کی سند میں ابوحذیفہ بخاری کذاب ہے ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے پس ایسی روایتیں حجت کے لائق نہیں اور حقیقت حال تو اللہ تعالی

ماخوذ من الاستواء کالاستقرار مالاستواء والاستقرار والسکون بمعنی وقال ابوالحسن الطبری تلمیذ الاشعری فی کتاب مشکل الایات فی باب قولہ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اعلم ان اللہ فی السماء فوق کل شئ مستوی علی عرشہ بمعنی انہ عال علیہ ومعنی الاستواء الاعتلاء کما تقول العرب استویت علی ظہر الرابۃ واستویت علی السطح بمعنی علوتہ واستویت الشمس علی راسی واستوی الطیر علی قد راسی بمعنی علی فی الجو فوجد فوق راسی الی ان فان قیل فما تقولون فی قولہ وہو اللہ فی السموت والارض ۔

قیل لہ ان بعض القرائ یجعل الوقف فی السموت ثم یبتدی وفی الارض یعلم وکیف ما کان فلوان قائلا قال فلان بالشام والعراق ملک لدل علی ان ملکہ بالشام والعراق لاان ذاتہ فیہما قال الذہبی الطبری راس فی المتکلمین وقال ابن کلاب ولا وجدنا احدا غیر الجہمیۃ یسئال عن ربہ

خوب جانتا ہے لیکن لفظ سکونت کا اللہ تعالی پر مانند استقرار کے استواء سے ماخوذ ہے پس استواء اور استقرار اور سکون کے ایک ہی معنے ہیں اور ابوالحسن طبری شاگرد اشعری نے شکل الایات میں بیچ باب آیتہ الرحمن علی العرش استوی کے کہا ہے کہ جان اور یقین کر اس بات کا کہ اللہ آسمانوں پر ہر چیز سے بلند عرش پر مستوی یعنی بلند ہے اور استواء کے معنی اعتلا یعنی بلندی کے ہیں جیسا عرب بولتے ہیں کہ میں دابہ کی پیٹھ پر مستوی ہوا یعنی اس پر چڑھا اور چھت پر مستوی ہوا یعنی چڑھا اور سورج میرے سر پر مستوی ہوا یعنی سر کے برابر چڑھ آیا اور جانور میرے سر کی چوٹی پر مستوی ہوا یعنی خلا میں میری چوٹی کے برابر قائم ہوا آگے چل کر کہا کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ہیں کہتے ہو کہا جاوئے گا کہ اول تو بعض قراء فِي السَّمٰوٰتِ پر وقف کرتے ہیں اور وَفِي الْاَرْضِ کو ماقبل سے علیحدہ کر کے پڑھتے ہیں ثانیا اگر وقف نہ بھی کیا جائے تو بھی اگر کوئی کہے کہ فلان شام اور عراق میں بادشاہ ہے تو اسی پر دلالت کرتا ہے کہ بادشاہی اس کی شام اور عراق میں ہے نہ یہ کہ اس کی ذات ان میں ہے ذہبی نے کہا کہ طبری متکلمین میں سردار ہے اور ابن کلاب نے کہا کہ ہم نے سوائے جہمیہ کے کسی کو نہیں پایا جو اپنے رب سے

فیقول فی کل مکان کما یقولون وہم یدعون انہم افضل الناس کلہم فتاہت العقول وسقطت الاخبار واہتدی جہم وخمسون رجلا معہ نعوذ باللہ من مضلات الفتن نقلہ ابن فورک فیما جمعہ من مقالاتہ وقال شیخ الصوفیۃ الامام العارف معمر الاصبہانی احببت ان اوصی اصحابی بوصیۃ من السنۃ واجمع ما کان علیہ اہل الحدیث واہل التصوف والمعرفۃ فذکر اشیاء الی ان قال وان اللہ استوی علی عرشہ بلاکیف ولاتشبیہ ولاتاویل والاستواء معقول والکیف مجہول وانہ بائن من خلقہ والخلق بائنون منہ فلاحلول ولاممازجۃ ولاملاصقۃ نقلہ الحافظ الذہبی وقال شیخ الاسلام الانصاری امام الصوفیۃ کتاب الصفات لہ باب اثبات استواء اللہ علی عرشہ فوق السماء السابعۃ بائنا من خلقہ من الکتاب والسنۃ فساق حججہ من الایات والحدیث الی ان قال وفی اخبار شتی ان فی السماء السابعۃ علی عرشہ بنفسہ وینظر کیف تعلمون وعلمہ وقدرتہ واسماعہ ونظرہ ورحمتہ وکل مکان وقال العارف عبدالقادر جیلانی الغنیۃ وہو بائن من خلقہ ولایخلو من علمہ مکان لایجوز وصفہ بانہ فی کل مکان بل

پوچھا جاوئے تو کہے کہ وہ ہر مکان میں ہے جیسا کہ یہ کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سب سے افضل ہیں سب کی عقلوں پر پردہ آگیا اور سب حدیثیں ساقط ہوگئیں اور ایک مبہم اور اس کے ساتھ پچاس آدمی ہدایت والے ہوئے اللہ ان گمراہیوں سے پناہ میں رکھے نقل کیا اس کو ابن فورک نے اس مجموعہ میں جس میں مقالات ابن کلاب کو جمع کیا اور شیخ صوفیہ امام عارف معمر اصبہانی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے یاروں کو وصیت کروں سنت کی اور جس پر اہل حدیث اور اہل تصوف اور مورفت چلے آتے ہیں ۔ پس ذکر کیا کئی چیزوں کو یہاں تک کہ کہا کہ اللہ عرش پر مستوی ہے سوائے کیفیت اور تشبیہہ اور تاویل کے استواء معلوم ہے کہ کیفیت اس کی نامعلوم اور وہ مخلوق سے جدا ہے اور مخلوق اس سے جدا ہے پس نہ حلول ہے اور نہ ملاوٗ اور پیوندی نقل کیا اس کو ذہبی نے اور شیخ الاسلام انصاری امام صوفیہ کی کتاب الصفات میں فرماتے ہیں کہ باب اس بیان میں کہ اللہ کا عرش ساتوں آسمان کے اوپر ہونا اور اس کا مخلوق سے جدا ہونا ہر دو قرآن حدیث سے ثابت ہیں پھر کیا آیتوں اور حدیثوں کو یہاں تک کہ کہا کہ کئی حدیثوں میں ثابت ہے کہ بذاتہ ساتویں آسمان کے اوپر عرش پر ہے ۔ اور دیکھتا ہے جیسا کچھ کرتے ہو اور اس کا علم اور قدرت اور سننا اور رحمت ہر مکان میں ہے عارف شیخ عبدالقادر جیلانی غنیتہ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ اللہ مخلوق سے جدا ہے ۔ اور اس کے علم سے کوئی مکان خالی نہیں ۔ اور جائز نہیں یہ کہنا کہ وہ ہر مکان میں ہے بلکہ یہ کہا جاوے کہ وہ آسمان پر عرش کے اوپر ہے اور

یقال انہ فی السماء علی العرش وکونہ علی العرش مذکور فی کل کتاب انزل علی کل نبی ارسل بلاکیف انتہی مختصرا وقال اسماعیل التیمی فی کتاب الحجۃ قال علماء السنۃ ان اللہ عزوجل علی عرشہ وبائن من خلقہ وقالت المعتزلۃ ہو بذاتہ فی کل مکان وقد صرح بفوقیۃ تعالی علی العرش ومباینتہ عن المخلوق ابن وہب المالکی فی شرحہ لرسالۃ ابن ابی زید والوعثمان الصابونی فی رسالتہ المشہورۃ فی السنۃ والامام الصوفیۃ محمد بن عثمان المکی فی کتابہ اداب المریدین ویحیی ابن عمار فی رسالتہ والقرطبی فی شرحہ والقاضی ابوبکر الباقلانی فی کتاب التمہید وغیرہم یطول بذکرہم الوصف وہذا باب لایمکن استیعابہ لکثرۃ مایوجد من کلام اہل السنۃ فیہ وقد ذکرت منہ ان موزحا لیکون سمۃ علی ماسواہ المصنف یکفیہ ہذا القلیل والمتعصب محروم وان اتممت علیہ القران والتوریۃ والانجیل ومانقلت فی ہذہ الوریقات فاکثرہا من کتاب

اس کا عرش پر ہونا بلاکیفیت کے سب کتابوں میں جو اللہ نے پیغمبروں پر نازل فرمائیں مذکور ہے اور اسمعیل تیمی کتاب الحجتہ میں فرماتے ہیں کہ علماء اہل سنت کہتے ہیں کہ اللہ عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ وہ بذاتہ ہر مکان میں ہے اور فوقیت اللہ تعالی کی عرش پر اور مبانیت اس کی مخلوق سے ان ہر دو امر کی تصریح کی ہے ابن وہب مالکی نے شرح رسالہ ابن ابی زید میں اور ابوعثمان صابونی نے اپنے رسالہ سنت میں اور قرطبی نے اپنی شرح میں اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کتاب التمہید میں اور بہت علماء نے جن کے ذکر میں دفتر چاہیئے اس مسئلہ میں کلام اہل سنت کا اس کثرت سے ہے جو استیعاب اس کا ممکن نہیں اور میں نے بطور نمونہ بہت ہی قلیل نقل کیا ہے تاکہ باقی کے لئے یہ مشتے نمونہ از خطوارے ہو اور منصف کو یہ قلیل بھی کافی ہے اور متعصب حق اسے محروم ہے اگرچہ اس کو سب قرآن اور تورات اور انجیل پڑھ سنائیں اور میں نے جو کچھ ان چند ورقوں میں نقل کیا ہے پس اکثر تو کتاب حافظ

الحافظ الذہبی والحافظ ابن القیم وبعضہا من غیرہما وقلیل ما ہو

فائدۃ :- قال الحافظ الذہبی فی کتاب العلوا ما تکفیر من قال بخلق القران فقد وردعن سائرائمۃ السلف فی عصر مالک والثوری ثم عصر ابن المبارک ووکیع ثم عصر الشافعی وعفان ثم عصر احمد بن حنبل وعلی بن المدینی ثم عصر البخاری وابی زرعۃ الرازی ثم عصر محمد بن نصر المرزی والنسائی ومحمد بن جریر وابن خزیمۃ انتہی- حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفی عنہما

،ذہبی اور ابن قیم سے ماخوذ ہے اور بعض اہل علم سے اور وہ قلیل ہے

فائدہ : ۔ حافظ ذہبی نے کتاب العلومیں کہا کہ تکفیر اس شخص کی جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے ثابت اور منقول ہے سب ایمہ سلف سے زمانہ مالک اور ثوری میں پھر زمانہ ابن مبارک اور وکیع میں پھر زمانہ شافعی اور قعنبی میں پھر زمانہ احمد بن حنبل اور علی بن مدینی میں پھر زمانہ بخاری اور ابوزرعہ رازی میں پھر زمانہ محمد بن نصر مروزی اور نسائیٔ اور محمد بن جریر اور ابن خزیمہ میں ،

مسئلہ : ۔ کتب الہیہ واحادث نبویہ واقوال صحابہ اور ایمہ اربعہ جمیع اہل سنت سے اللہ عزوجل کا ہونا عرش پرثابت ہے جیسا کہ جواب سوال میں اس کا مفصل ذکر ہے فتاوی مذکور سے بخوبی ثابت ہوا کہ مولوی محمد شاکر صاحب کا رسالہ (جس میں اللہ عزوجل کے عرش پر ہونے سے انکار رہے) ہر خلاف اہل سنت وجماعت ہے معتزلہ اور جہمیہ کی طرز پر ہے ایسے رسائل قابل جلانے ولائق تلف کرنے کے ہوئے ہیں صاحب رسالہ نے تو صحابہ کرام اور سلف صالحین وایمہ اربعہ وتمام اہل سنت کو عیاذاباللہ کافر بنایا کیونکہ یہ سب اللہ کے عرش پر بلاکیف ہونے کے قائل ہیں حدیث شریف میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہوجاتا ہے پس جو کوئی اعتزال وجہمیت کا طریق پسند کرے جمیع اہل سنت کافر بناوے اس کا کیا ٹھکانہ ہے محمد بن خزیمہ جس کو محدثین امام الایمہ کہتے ہیں اس شخص کے حق میں اللہ عزوجل کے عرش پر بلاکیف ہونے سے منکر ہے لکھتے ہیں کہ وہ کافر ہے اگر توبہ نہ کرے واجب القتل ہے مقابر مسلمانوں میں دفن نہ کیا جائے بلکہ اروڑی پر ڈالا جاوے : ۔

اخرج الحاکم فی علوم الحدیث وفی تاریخ نیسابور عن محمد بن صالح یقول سمعت الامام الائمۃ ابابکر بن خزیمۃ یقول من لم یقر بان اللہ علی عرشہ بائن من خلقہ فہو کافر یستتاب فان تاب والاضربت عنقہ والقی علی مزبلۃ لئلایتاذی بریحہ اہل القبلۃ واہل الذمۃ

قال الامام ابو عمرو بن عبدالبر فی شرحہ علی الموطا اہل السنۃ مجمعون علی الاقرار بالصفات الواردۃ کلہا فی القران والایمان بہا وحملہا علی الحقیقۃ لا علی المجاز الا انہم لایکیفون شیئا من ذلک ولایحدون فیہ صفۃ مخصوصۃ واما اہل البدع الجہمیۃ والمتزلۃ، والخوارج فکلہم ینکروزہا ویحملون منہا شیئا علی الحقیقۃ ویزعمون ان من

امام ابن عبدلبر شرح موطامیں لکھتے ہیں کہ اہل سنت کا اجماع ہے اس بات پر کہ صفات باری کے معنے حقیقی ہیں نہ مجازی ہاں معنے حقیقی کر کے بلاکیف کہے اور معتزلہ اور جہمیہ اور خوارج صفات باری کے معنے نہیں کرتے ہیں مجازی معنے لیتے ہیں اس واسطے اہل سنت ان کو اللہ عزوجل کے نفی کرنے والے کہتے ہیں اور اہل سنت کو مشبہ کہتے ہیں ۔ حاکم نے علوم الحدیث اور تاریخ نیسا پور میں محمد بن صالح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے امام الایمہ ابو بکر بن خزیمہ کو یہ فرماتے سنا کہ جو کوئی اس بات کا اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالی اپنے عرش پر ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے وہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جاوے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ اس کی گردن مار کر اروڑی پر ڈالا جاوے تاکہ اس کی بدبو سے اہل قبلہ اور ذمی ایذانہ پاو عبدالودود عفی عنہ

امام عمرو بن عبدالبر نے اپنی شرح موطامیں کہا کہ اہل سنت (اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات) قرآن شریف میں واردہیں سب کے ساتھ اقرار کرنے اور ایمان لانے اور ان کو مجاز چھوڑ کر حقیقت پر حمل کرنے پر مجتمع ہیں مگر وہ ان میں سے کسی کی کیف بیان کرتے بے خلاف اہل بدع جہمیہ اور معتزلہ اور خوارج کے وہ سب کے سب (اللہ تعالیٰ کی) صفات سے منکر ہیں اور ان میں کسی ایک کو بھی حقیقت پر حمل نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کوئی (اللہ تعالیٰ کی)

اقربہا مشبۃ وہم من یقربہا نافون للمعبود والحق فیما قالہ القائلون بما نطق بہ الکتاب والسنۃ وہم ائمۃ الجماعۃ والحمد للہ رب العالمین- قال یزید بن ہارون ممن زعم ان الرحمن علی العرش استوی علی خلاف مایقرفی قلوب العامۃ فہو جہمی وقال محمد بن یوسف من قال ان اللہ لیس علی عرشہ فہو کافر- قال عبداللہ ابن ادریس ہولاء (جہمیۃ) لایصلی خلفہم ولاینا کحون وعلیہم التوبۃ قال ابو عبداللہ (البخاری) نظرت فی کلام الیہود والنصاری والمجوس فمارایت اضل

صفات کا اقرار کرے وہ مشبہ ہے اور وہ ان لوگوں کے نزدیک جو اللہ کی صفات کا اقرار کرتے ہیں معبود سے منکر ہیں اور حق بات انہی کی ہے جنھوں نے موافق منطوق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اور وہ ایمہ اہل سنت والجماعت ہیں ، والحمدللہ رب العلمین ۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جو کوئی اللہ عزوجل کے اوپر ہونے سے انکار کرے وہ اپنے معبود رب العلمین کی نفی کرنے والا ہے اور یہی مذہب ہے جہمیہ اور معتزلہ کا امام بخاری اپنی کتاب خلق افعال العباد میں یزید بن ہارون سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی استوی علی العرش ، بلند ہوا عرش پر کے معنے جو عامہ کے فہم میں آتا ہے اس سے برخلاف سمجھے وہ جہمی ہے اور محمد بن یوسف سے روایت کرتا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اللہ عزوجل کو عرش پر نہ جانے وہ کافر ہے ، یزید بن ہارون نے کہا کہ جو کوئی الرحمن علی العرش کے معنے ان معنے کے برخلاف کرے جو عوام کے دلوں وہ جہمی ہے اور محمد بن یوسف نے کہا کہ جو کہے کہ اللہ اپنے عرش پر نہیں وہ کافر ہے ، اور عبداللہ بن ادریس سے روایت کرتا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جہمیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں عبداللہ بن ادریس نے کہا کہ ان جہمیوں کے پیچھے نہ نماز جائز ہے نہ ان سے نکاح جائز ہے اور ان پر توبہ کرنی لازم ہے امام بخاری خود بھی جہمیہ کو کافر کہتا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہے اور ان کے ذبیح کو حلال نہیں جانتے ہیں اسی خلق افعال العباد میں لکھتے ہیں ، کہ جو شخص جہمیوں کو کافر نہ جانے وہ جاہل ہے ، ابو عبداللہ بخاری نے کہا کہ میں نے یہود اور نصاری اور مجوس کی کلام کو دیکھا پس میں نے ان کے کفر میں ان سے بڑھ

-فی کفرہم منہم وانی لا متجمل من لایکفرہم وقال ما ابالی صلیت خلف الجہمی والرافضی ام صلیت خلف الیہود والنصاری ولایسلم علیہم ولایعادون ولاینا کحون ولایشہدون ولایو کل ذبائہم

(حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفااللہ عنہما (فتاوی غزنویہ ص 123

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد10ص 267-292

محدث فتویٰ